Date 06-11-2017
نام
محمد ایاز
عطاری

Date

عرضِ کاتب :-

بحمد اللہ حمداً کثیراً " مؤطا امام محمد " کی احادیث طیبہ میں جو " علماء کرام " کے مابین مختلف فیہ مسائل تھے۔ اُن کو ایک آسان اور مختصر انداز میں نفس مسئلہ اور اختلاف اور مختصر دلائل لکھنے کی کوشش کی ہے۔

اس ادنی سی کوشش کو استاذ محترم ناصر حسین صاحب المدنی کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں :-

میں کبھی یہ سوچ بھی سکتا تھا کہ مجھ جیسا کم علم اور جاہل انسان " مختلف فیہ " اور ان کے دلائل کو تحریر کرے۔ لیکن قادر مطلق جس سے جو چاہے کام لے لے۔

اب یہ مختصر سا رسالہ ناظرین کے ہاتھوں میں ہے۔ اسکا مجھے احساس ہے کہ مجھ سے غلطیاں ہوئی ہونگی۔

اس فن کے سب ماہرین سے درخواست ہے کہ اگر انہیں کہیں کوئی غلطی ملے تو مجھے مطلع کریں :-

اس پر پوری سنجیدگی سے غور کروں گا۔ اگر ان کی رائے درست ہوگی تو اسے تسلیم کرنے میں مجھے کوئی عار نہ ہوگا۔

رخصت ہوتے ہوئے ان حضرات سے جو اس رسالہ سے فائدہ حاصل کریں۔ درخواست ہے کہ میرے لیے میرے اساتذہ میرے والدین کیلئے فلاح دنیا و دین کی دعا کریں :-

اے بے نیاز مولیٰ تیری بارگاہ قدس میں انتہائی عجز کے ساتھ التجا ہے کہ اپنے اس بندہ بے نوا کی اس ناچیز کوشش کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرما :-

اسے میری نجات اور اپنے بندوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا ! - " آمین "

عارض :-

ابو المتبسم ایاز احمد عطاری

درجہ سابعہ حیدرآباد

Date 12-8-2019

"مؤطا امام محمد"

س امام محمد علیہ الرحمہ کے حالات زندگی تحریر فرمائیے؟

نام:-
محمد :-

کنیت:-
ابو عبداللہ :-

لقب:-
کتاب میں امام محمد علیہ الرحمہ کا لقب فقیر کی نظر سے نہ گزرا۔

ابو کا نام:-
حسن :-

دادا کا نام:-
فرقد :-

آپ کی نسبت:-
شیبان کی طرف کی جاتی ہے :-

تاریخ پیدائش:-
آپ کی ولادت واسط میں 132ھ میں ہوئی۔ اور کوفہ میں ان کی علمی نشوونما ہوئی :-

حصول علم:-
16 سال کی عمر میں امام اعظم علیہ الرحمہ کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوئے۔

علم حدیث
امام مسعر والاوزاعی، سفیان ثوری و مالک سے استفادہ کیا۔
علم فقہ آپ نے امام اعظم علیہ الرحمہ سے استفادہ کیا۔
آپ نے امام مالک علیہ الرحمہ سے تین سال تک اسطرح علم حدیث کا علم سیکھا کہ آپ امام مالک کے دروازے سے چپکے رہے 700 احادیث نبویہ سے بھی زیادہ آپ نے سنی۔

شوق علم دین:-
آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ کہ میرے والد نے تیس ہزار درہم ترکہ میں چھوڑے۔ جن میں سے "15" ہزار نحو اور شعر میں صرف کیے۔ اور "15" ہزار حدیث و فقہ پر صرف کیے۔

دنیا سے کوئی غرض نہیں:-
جب آپ "رقہ" تشریف لے گئے تو

Date 12. 8. 2019

ہارون رشید "قضاء" کے منصب پر فائز تھا۔ ہارون رشید نے قضاء کا منصب آپکو سونپا۔ آپ نے قبول کیا۔ چند دن کے بعد آپ نے قضاء کا منصب چھوڑ دیا۔

آپ کا مقام و مرتبہ :-

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنی زندگی میں امام محمد سے بڑھ کر کوئی شخص فصیح اللسان نہیں دیکھا۔ اور جب میں انہیں قرآن پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ قرآن پاک انہی کی زبان پر اترا ہے

تاریخ وفات :-

جب خلیفہ ہارون رشید "رَےّ" گیا تو آپ کو ساتھ لے گیا۔ "رَےّ" کے قیام ہی میں امام محمد علیہ الرحمہ وصال فرما گئے۔

آپ کا سن وفات "189" ھ ہے :-

انا للہ وانا الیہ راجعون :-

س امام یوسف علیہ الرحمہ کے حالات زندگی بیان کریں؟

ج نام :-

یعقوب :-

ابو کا نام :-

ابراھیم :-

کنیت :-

ابو یوسف :-

تاریخ پیدائش :-

113 ھ کوفہ میں پیدا ہوئے۔

حالات زندگی :-

آپ نے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے زانوئے تلمذ ہوئے۔ اور امام اعظم کے بعد خلیفہ کے عہد میں قضاء کے محکمے پر فائز رہے۔ اور تاریخ اسلام میں پہلے ہیں جن کو قاضی القضاء کے خطاب سے نوازا گیا۔

ابن سماعہ فرماتے ہیں کہ قاضی القضاء کی ذمہ داری کے بعد آپ ہر دن 200 رکعت پڑھتے۔

تاریخ وفات :-

"182" سن ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔

Date 12-8-2019

س: امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے حالات زندگی تحریر کریں؟

ج: نام:-

نعمان:-

ابو کا نام:-

ثابت:-

کنیت:-

ابو حنیفہ:-

لقب:-

امام اعظم:-

تاریخ پیدائش:-

کوفہ میں 80 سن ہجری میں ہوئی:-

آپ کا مقام مرتبہ:-

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مناقب وفضائل، علمی عظیم کارنامے بہت ہیں۔ کہ ان کارناموں کو انسان کی عقل ادراک کرنے سے قاصر ہے۔ اور انسان کی زبان ان کارناموں کو بیان کرنے سے عاجز ہے۔ امام اعظم علیہ الرحمہ کے فضائل کے بارے میں مختلف مذھبوں کے علماء کرام نے کتابیں تالیف کی ہیں:-

ابتدائی زندگی:-

اسلامی فقہ میں امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا پایہ بہت بلند ہے۔ آپ نسلاً عجمی تھے۔ آپ سرکاری وظیفہ قبول نہیں کرتے تھے۔ بلکہ تجارت کرتے تھے۔ لیکن اللہ نے ان سے دین کی خدمت کا کام لینا تھا۔ لہذا تجارت کا شغل اختیار کرنے سے پہلے ہی آپ نے اپنی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے:-

تعلیم کے مراحل:-

ابتداءً آپ نے علم الکلام "امام شعبی" سے حاصل کرنا شروع کیا۔ اس علم میں کمال حاصل کرنے کے بعد علم فقہ "حضرت حماد" سے حاصل کرنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ آپ نے علم فقہ میں بھی مہارت تامہ حاصل کرلی:-

فقہ میں آپ کا مقام:-

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ کہ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ لوگوں میں سب سے

Date 13.8.2019

زیادہ "فقہ" کا علم رکھنے والے تھے۔

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص "فقہ" حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ امام اعظم علیہ الرحمہ کے "خوشہ چین" ہو جائے۔

عبادت و ریاضت:-

امام اعظم علیہ الرحمہ عبادت و ریاضت میں قدم راسخ رکھتے تھے۔ امام یوسف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ کی شب بیداری کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ میں ایک بار امام صاحب کے ساتھ چل رہا تھا۔ ایک دوسرے شخص نے دیکھ کر کہا کہ یہ امام صاحب پوری رات سوتے نہیں۔ تو امام صاحب نے یہ جملہ سن کر فرمایا۔ ہمیں لوگوں کے گمان کے مطابق ہونا چاہیے اُس وقت سے آپ پوری رات جاگ کر عبادت کرتے تھے۔

علم حدیث کیلئے سفر:-

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے علم حدیث کے حصول کیلئے "3" مقامات کا بطورِ خاص سفر کیا۔

پہلا مقام:-

کوفہ۔ کیونکہ آپ کوفہ میں پیدا ہوئے تھے۔

دوسرا مقام:-

حرمین شریفین:-

تیسرا مقام:-

بصرہ:-

آپکے تابعی ہونے کا ثبوت:-

تابعی اُس شخص کو کہتے ہیں۔ جس نے سرکار علیہ السلام کے کسی صحابی کو دیکھا ہو۔ اور اس بات پر سب نے اتفاق کیا ہے کہ امام اعظم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔ اور ان سے ملاقات بھی کی تھی۔

ابن حجر بیہقی علیہ الرحمہ نے ثابت کیا ہے۔ کہ امام اعظم علیہ الرحمہ

Date 13-8-2019

نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کو بھی دیکھا ہے۔ اور یہ بات بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفی کا انتقال امام اعظم علیہ الرحمہ کی ولادت کے سات سال بعد 87ھ میں ہوا ہے۔

حافظ مزی علیہ الرحمہ نے فرمایا:۔ کہ امام اعظم علیہ الرحمہ کی "72" صحابہ کرام علیھم الرضوان سے ملاقات ہوئی ہے۔

تاریخ وفات:۔

"150" سن ہجری میں ہوا:۔

"اناللہ وانا الیہ راجعون"

س امام اعظم علیہ الرحمہ پر "جرح" اور اس کا جواب تحریر کریں؟

ج پہلا جرح:۔

امام اعظم علیہ الرحمہ قیاس کو حدیث پر مقدم رکھتے تھے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ امام اعظم علیہ الرحمہ خود فرماتے ہیں کہ میں کسی مسئلے کے بارے میں سب سے پہلے "قرآن وحدیث" کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

دوسرا جرح:۔

امام اعظم علیہ الرحمہ "فتوی" اپنی رائے سے دیتے تھے۔ حالانکہ یہ طعنہ حقیقت میں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ محدثین نے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ قیاس امام اعظم علیہ الرحمہ کے مذھب میں کم ہے۔

جیسے:۔ امام عبدالوھاب شعرانی نے فرمایا:۔

تیسرا جرح:۔

امام اعظم علیہ الرحمہ کے پاس کم روایات ہیں۔ یہ بھی الزام بے بنیاد ہے۔ اسلئے کہ امام صاحب کا مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے مرتبے کے مشابہ ہے۔ تو یہ بات صدیق اکبر پر آئے گی اسلئے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس کم روایات مروی ہیں دیگر صحابہ کرام علیھم الرضوان کی طرف

Date 13.8.2019

نسبت کرتے ہوئے۔

دوسری بات: تمام حیات انسانی کا کوئی گوشہ امام کے بیان کردہ احکام سے خالی نہیں ہے۔ لیکن آج تک کوئی یہ ثابت نہیں کر سکا ہے کہ امام اعظم علیہ الرحمہ کا کوئی مسئلہ حکم حدیث کے خلاف تھا۔

چوتھا جرح: امام اعظم علیہ الرحمہ کثیر عبادت والے تھے۔ حتیٰ کہ پوری پوری رات جاگتے تھے۔

یہ بات زمانہ قریب کے لوگ نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں یہ بات بدعتی گمراہی ہے۔

یہ بات بھی غلط ہے۔ یہ بات اُنکی غفلت کی وجہ سے ہے۔

کیونکہ ہم اپنی عقل و فراست کے میزان میں صالحینِ اُمت کے کارناموں کو تولنا شروع کر دیتے ہیں۔ جو کہ غلط ہے۔

س: مؤطا امام محمد کو مؤطا امام مالک پر ترجیح حاصل ہونے کی چند وجوہات تحریر کریں؟

ج: امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ کہ مؤطا امام محمد کو مؤطا یحیی بن یحیی پر چند وجوہات کی بناء پر ترجیح حاصل ہے۔

پہلی وجہ:

یحیی اندلسی نے سارا مؤطا امام مالک سے نہیں سُنا۔ بلکہ اُن کے شاگردوں سے سُنا۔ جبکہ امام محمد علیہ الرحمہ نے پورا مؤطا امام مالک علیہ الرحمہ سے سُنا ہے۔

دوسری وجہ:

یحیی اندلسی امام مالک کے پاس ان کی زندگی کے آخری سال میں پہنچے۔ اور تجہیز و تکفین میں بھی شامل ہوئے۔ جبکہ امام محمد تو امام مالک کے پاس "3" سال تک رہے۔ اور ظاہر ہے کہ "کثیر الصحبۃ شخص کو قلیل الصحبۃ" پر ترجیح ہے۔

Date 13.8.2019

تیسری وجہ:۔
یحییٰ اندلسی کا مؤطا بہت سے مقامات پر امام مالک کے اجتہادات واستخراج کا ذکر کرتا ہے۔ اور تائید میں کوئی حدیث واثر پیش نہیں کرتا۔
جبکہ امام محمد میں کوئی "ترجمۃ الباب" ایسا نہیں ملے گا جس میں احادیث و آثار موجود نہ ہوں۔ باب کے عنوان کے مطابق روایت ہوگی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ
"کتاب جو نفس حدیث پر مشتمل ہے بغیر اختلاط رائے سے یہ افضل کتاب ہوگی اس کتاب سے جو مخلوط رائے پر مشتمل ہو":۔
اس بناء پر مؤطا امام محمد کو یحییٰ اندلسی کے مؤطا پر فوقیت حاصل ہے:۔

چوتھی وجہ:۔
مؤطا یحییٰ میں وہ احادیث ہیں جو امام مالک علیہ الرحمہ کے طریق سے مروی ہیں۔
جبکہ مؤطا امام محمد میں وہ احادیث ہیں۔ جو امام مالک و دیگر شیوخ سے مروی ہیں۔
اور ظاہر ہے کہ
"زیادتی" کو "کمی" پر فضیلت حاصل ہے:۔

س: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جب مؤطا مطلق بولا جاتا ہے تو "متبادر فی الذھن" مؤطا یحییٰ "کی طرف جاتا ہے نہ کہ "مؤطا امام محمد" کی طرف ؟ پھر کیسے کہہ دیا کہ مؤطا امام محمد کی روایت راجح ہے؟

ج: "مؤطا" مطلق کے وقت "متبادر فی الذھن" مؤطا یحییٰ کی طرف جاتا ہے۔ یہ "مؤطا قعنبی و تینسی" کے مقابلے ہے۔ نہ کہ "مؤطا امام محمد" کے مقابلے میں:۔

س: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ "مؤطا یحییٰ" عالم میں مشہور ہے نہ کہ "مؤطا امام محمد"
تو "مؤطا امام محمد" کو راجح کیسے کہہ دیا؟

Date 13.8.19

ج یحیی اندلسی جب احادیث سنیں۔ تو ان کے مجموعے کو اندلس لے گئے۔ تو وہاں کے حاکم نے ان کی بہت مدارات کی۔ اسکی وجہ سے "مؤطا امام مالک" مشہور ہوا۔ اور اندلس کے امیر نے انہیں عہدہ قضا پیش کیا۔ جو انہوں نے قبول نہ کیا۔ اور قبول نہ کرنے کی وجہ سے "یحیی اندلسی" کا مؤطا اور مشہور ہوا۔ اور لوگ اسکے مؤطا کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور یہ سب "مؤطا امام مالک" کے مغرب میں مشہور ہونے کا سبب:۔

س "مؤطا امام مالک" میں وہ روایات ہیں۔ جو امام مالک سے مروی ہیں۔ جبکہ "مؤطا امام محمد" میں وہ روایات ہیں جو امام مالک سے مروی ہیں اور جو امام مالک کے علاوہ سے مروی ہے۔ اور اس اعتبار سے بھی "مؤطا مالک" راجح ہوگا کیونکہ اس میں صرف امام مالک کی روایات ہیں؟

ج "مؤطا یحیی" میں وہ احادیث ہیں۔ جو امام مالک علیہ الرحمہ کے طریق سے مروی ہیں۔
جبکہ "مؤطا امام محمد"
میں وہ احادیث ہیں۔ جو امام مالک و دیگر شیوخ سے مروی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ
"زیادتی" کو "کمی" پر فضیلت ہے:۔

س "مؤطا یحیی" و دیگر مؤطات کے رواۃ محدث تھے۔ جبکہ امام محمد یہ "صاحب رائے" تھے۔ محدث نہ تھے؟

ج مذکورہ بات غلط ہے۔ کیونکہ امام محمد کی تصانیف "فقہ و حدیث" پر مشتمل تھیں۔
جیسے :۔ مؤطا امام محمد
کتاب الآثار
جبکہ "یحیی" کی مؤطا یحیی کے علاوہ اور کوئی تصنیف مشہور نہیں ہے۔

"تمت بالخیر"

Date 14.8.2019

باب وقوت الصلاۃ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
غلس	اندھیرے	الاسفار	خوب روشن کرکے
نقیۃ	صاف	بیضاء	سفیدی

تعصر :- رک رک کے پڑھی جاتی ہے

س فجر کا اول و آخر وقت بیان فرمائیے؟

ج اول وقت :-

طلوع فجر سے نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے

آخری وقت :-

طلوع شمس تک آخری وقت ہے۔

عند الاحناف :-

نماز فجر کو روشن کرکے پڑھنا مستحب ہے۔

دلیل :-

قولہ علیہ السلام :- أسفروا بالفجر، فانہ اعظم للأجر،

عند الشافعی :-

نماز فجر کو جلدی سے ادا کرنا مستحب ہے۔

دلیل :-

عن ابی مسعود أنہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصبح بغلس :-

س نماز ظہر کا ابتدائی اور انتہائی وقت بیان کریں؟
نماز عصر کا اول وقت بھی لکھیے؟

ج ظہر کا اول وقت :-

ظہر کے اول وقت میں علماء کرام کا اتفاق ہے کہ "سورج ڈھلنے کے ساتھ" شروع ہوجاتا ہے۔

ظہر کے آخری وقت :-

میں امام اعظم و صاحبین کا اختلاف ہے

عند ابی حنیفہ :-

جب کسی چیز کا سایہ اصلی چھوڑ کر سایہ دو مثل ہوجائے تو یہ نماز ظہر کا آخری وقت اور نماز عصر کا ابتدائی وقت ہے :-

Date 21.8.19

دلیل:-
عن عبداللہ بن رافع عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أنہ سألہ عن وقت الصلاۃ،
فقال أبو ھریرۃ:- أنا أخبرک:
صلِّ الظھر إذا کان ظلک مثلک، والعصر إذا کان ظلک مثلیک:-

عند الصاحبین:-
جب کسی چیز کا اصلی سایہ چھوڑ کر ایک مثل ہو جائے تو یہ نماز ظہر کا آخری وقت اور نماز عصر کا اول وقت شروع ہوتا ہے۔
دلیل:-
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل عند البیت مرتین فصلی بی العصر حین صار ظل کل شیٔ مثلہ:-

عصر کا آخری وقت:-
جب سورج غروب نہ ہوا ہو۔
دلیل:-
قولہ السلام:- "من أدرک رکعۃ من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرکھا:-

س مغرب کا اول و آخری وقت تحریر فرمائیے؟
ج اول وقت:-
جب سورج غروب ہو جائے۔
دلیل:-
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل عند البیت مرتین فصلی بی المغرب حین افطر الصائم:-
آخری وقت:-
شفق کے غائب تک نماز مغرب کا آخری وقت ہے۔

Date 21-8-19

س عشاء کا ابتدائی اور انتہائی وقت تحریر کریں؟

ج عشاء کا اول وقت و آخری وقت:

نماز عشاء کا اول وقت یہ ہے کہ جب شفق غائب ہو گیا ہو۔ اور آخری وقت یہ ہے کہ جب صبح صادق یعنی صبح صادق طلوع نہ ہوئی ہو۔

دلیل:

قولہ علیہ السلام:۔ وآخر وقت العشاء حین یطلع الفجر:۔

"باب القراءۃ فی الصلاۃ خلف الامام"

الفاظ	معنیٰ	الفاظ	معنیٰ
انصرف	فارغ ہوئے	فانتہی	رک گئے
أنازع	میرے ساتھ جھگڑا کیا گیا۔	خداج	نقصان میں ہے
"		غمز	زور سے دبایا
ذراعی	میرے بازوں کو	اتہم	وہ متہم ہوا

س کیا مقتدی امام کے پیچھے قراءت کر سکتا ہے یا نہیں؟ مع اختلاف بیان کریں؟

ج عند الاحناف:۔

امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہیں کرے گا۔ نہ سری نماز میں نہ جہری نماز میں۔ مقتدی نہ سورۃ فاتحہ پڑھے گا اور نہ ہی قرآن پاک کی کوئی سورت پڑھے گا:

دلیل اول:۔

من صلی خلف الامام کفتہ قراءتہ:۔

دلیل ثانی:۔

قولہ علیہ السلام:۔ من کان لہ امام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ:۔

عند الشافعی:۔

امام کے پیچھے مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے گا۔ تمام نمازوں میں:۔

Date 23.8-19

دلیل اول :-

عن عبادة ۔ کنا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الفجر فقرأ ۔ فثقلت علیہ القراءۃ فلما فرغ قال لعلکم تقرءون خلف امامکم؟ قلنا نعم یا رسول اللہ : فقال فلا تفعلوا إلا بفاتحۃ الکتاب :-

دلیل ثانی :-

فانہ لا صلاۃ لمن لم یقرأ بھا :-

عند المالک وحنبل :-

امام کے پیچھے مقتدی صرف سری نماز میں قراءت کرے گا ۔ جہری نماز میں مقتدی کی قراءت کرنا جائز ہے :-

دلیل :-

قولہ تعالیٰ :- وإذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وأنصتوا لعلکم ترحمون :-

س نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے یا واجب؟ مع اختلاف؟

ج عند الاحناف :-

سورۃ فاتحہ نماز میں پڑھنا واجب ہے :-

دلیل :-

قولہ تعالیٰ :- فاقرءوا ما تیسر من القرآن :-

عند الشافعی :-

نماز میں سورۃ فاتحہ کی قراءت کرنا فرض ہے :-

دلیل :-

قولہ علیہ السلام :-

لا صلاۃ إلا بفاتحۃ الکتاب

"واللہ اعلم بالصواب"

Date 23.8-19

"باب صلاۃ الخوف"

س: نمازِ خوف کا طریقہ قلم طراز کریں اختلاف کے ساتھ بیان کریں۔

ج: عند الاحناف:-

ایک شخص امام بنے۔ پھر مجاہدین میں سے ایک گروہ ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے۔ اور ایک گروہ دشمنوں کے مقابلے میں ہو۔ جب ایک گروہ نے ایک رکعت پڑھ لی تو بغیر سلام پھیرے یہ گروہ دشمنوں کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے۔ دوسرا گروہ آئے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ جب دو رکعت پوری ہوئیں تو امام سلام پھیرے۔ پھر دونوں گروہ علیحدہ علیحدہ ایک ایک رکعت پڑھ نماز کو پورا کریں:-

پہلا گروہ جب اپنی الگ سے ایک رکعت پڑھے گا تو قراءت نہیں کرے گا۔

وجہ:- کیونکہ وہ گروہ لاحق ہے۔

جبکہ دوسرا گروہ جب اپنی الگ سے ایک رکعت پڑھے گا تو قراءت کرے گا:-

وجہ:- کیونکہ یہ گروہ مسبوق ہے۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:-

مجاہدین کے دو گروہ بنائے۔ ایک گروہ کو اپنے ساتھ نماز پڑھائے۔ اور دوسرے گروہ کو مقابلے کیلئے کھڑا کرے۔

جب پہلے گروہ نے ایک رکعت پڑھ لی۔ تو اسکے بعد یہ گروہ اپنی دوسری رکعت پڑھ کے پوری کرے: جب تک امام کھڑا رہے۔ پہلا گروہ اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد دشمنوں سے مقابل کیلئے کھڑا ہو جائے۔

دوسرا گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ امام دو رکعت کے بعد سلام پھیر لے

پھر دوسرا گروہ اپنی ایک رکعت پڑھ نماز کو پورا کرے:-

"واللہ اعلم"

۷۸۶

Date 23.8.19 ابواب الجنائز

"باب المرأۃ تغتسل زوجھا"

عورت شوہر کو بالاجماع غسل دے سکتی ہے۔ لیکن کیا شوہر عورت کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں اس میں آئمہ اربعہ کا اختلاف ہے۔

عند الاحناف:۔
شوہر اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔

دلیل:۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار علیہ السلام سے عورت کے متعلق غسل دینے کے بارے میں پوچھا گیا کہ جہاں صرف مرد ہی ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "پاک مٹی سے اسے تیمم کرایا جائے:۔

عقلی دلیل:۔
مرنے کے بعد عورت مرد کیلئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اور کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ جب اجنبیہ بن گئی۔ تو کوئی مرد اجنبیہ کو غسل نہیں دے سکتا۔

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک:۔
مرد اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے:۔

دلیل:۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزھرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا تھا:۔

س غسال پر غسل دینے کے بعد غسل واجب ہے یا نہیں؟
ج عند الاحناف:۔
غسال پر میت کو غسل دینے کے بعد نہ

Date 23.8.19

وضو ہے اور نہ غسل ہے۔

ہاں اگر میت کو غسل دیتے وقت پانی کے قطرے کپڑوں پر لگ جائیں تو اسے اسے دھو لینا چاہئے:۔

دلیل:۔

عن عبداللہ بن أبی بکر أن أسماء بنت عمیس امرأۃ أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسلت أبا بکر حین توفی فخرجت، فسألت من حضرھا من المھاجرین، فقالت: إنی صائمۃ، وإن ھذا یوم شدید البرد فھل علی من غسل؟ قالوا: لا:۔

عند الشافعی:۔

میت کو غسل دینے کے بعد غسال پر غسل واجب ہے:۔

دلیل:۔

عن أبی ھریرۃ مرفوعا:۔
من غسل میتا فلیغتسل ومن حملہ فلیتوضأ:۔

عند المالک و حنبل:۔

میت کو غسل دینے کے بعد غسال پر غسل مستحب ہے۔ واجب نہیں ہے۔

س میت کو کتنے کپڑوں میں دفن کیا جائے گا مع اختلاف بیان کریں؟

ج عند الشوافع والحنابلہ:۔

میت کو "3" لفافوں میں دفن کیا جائے گا۔ ان "تین" کپڑوں میں قمیص و عمامہ نہیں ہوگا:۔

دلیل:۔

عن عائشۃ: قالت: کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Date 23.8.19

فی ثلاثة أثواب سحولية لیس فیها قمیص ولا عمامة:-

عند الاحناف والمالکیہ:-
میت کو تین کپڑوں میں دفن کیا جائے گا۔ ان تین کپڑوں میں "قمیص وازار" بھی داخل ہوگا:-

دلیل:-
عن جابر قال: کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثة أثواب:
قمیص وإزار ولفافة:-

کفن ضروری:-
ضرورت کے وقت ایک کپڑے سے بھی کفن دیا جا سکتا ہے:-

دلیل:-
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ تو آپ نے ایک چادر کے علاوہ کچھ نہ چھوڑا۔
تو آپ کو اسی ایک کپڑے میں دفن کیا گیا:-

س جنازے کو جلدی لے کر جانا افضل ہے یا تاخیر افضل؟

ج عند الاحناف:-
جنازے کو جلدی لے کر جانا افضل ہے۔

وجہ:-
اگر میت اچھی ہے تو اسے اچھی جگہ جلدی لے جائے گا۔
اگر میت بری ہے تو اسے اپنے کندھوں سے اتار دیں گے۔

دلیل:-
عن ابی هریرة قال:
أسرعوا بجنائزکم فانما هو

Date 23.8-19

خیر تقدمونہ أو شر تلقونہ عن رقابکم :-

س جنازے کے آگے چلنا افضل ہے یا پیچھے؟ مع اختلاف لکھیے :-

ج عند الاحناف :-

جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے :-

دلیل :-

عبداللہ ابن مسعود سے مرفوعاً روایت ہے کہ جنازہ متبوع ہوتا ہے " یعنی اس کی اتباع کی جاتی ہے " اور اسکے کوئی نہیں ہوتا جو اس سے مقدم ہو۔

عند الحنابلہ :-

پیدل چلنے والے کیلئے جنازے کے آگے چلنا افضل۔ جبکہ سوار کیلئے جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے :-

دلیل :-

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سوار کیلئے جنازے کے پیچھے چلنا آسان جبکہ پیدل چلنے والے کیلئے آگے، دائیں اور بائیں طرف چلنا آسان ہے۔

عند الشوافع والمالکیہ :-

جنازے کے آگے چلنا افضل ہے۔

دلیل :-

امام زہری سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے۔ ان کے بعد خلفاء حتی کہ ابن عمر کا بھی یہی معمول تھا۔

س جنازے کیلئے کھڑا ہونا چاہیے یا نہیں؟ مع اختلاف :-

ج عند الحنابلہ :-

اگر کوئی کھڑا ہو تو ہم اس پر طعنہ نہیں کریں گے۔ اور اگر وہ کھڑا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے :-

Date 23.8.19

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک:

جنازے کیلئے کھڑا ہونا پہلے مشروع تھا۔ مگر بعد میں منسوخ ہو گیا۔

دلیل:-

عن عبادۃ :- کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقوم للجنازۃ، فمر بہ حبر من الیھود، وقال: ھکذا نفعل فقال:

اجلسوا فخالفوھم :-

س نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی قراءت کرنا لازمی ہے یا نہیں؟

ج عند الشوافع :-

امام شافعی علیہ الرحمہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے کو ضروری قرار دیتے ہیں:-

دلیل:-

عن جابر: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر علی المیت أربعا، وقرأ بأم القرآن بعد التکبیرۃ الاولی:-

عند الاحناف:-

تکبیر اولیٰ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔ ہاں اگر دعا کی نیت کی سے سورۃ فاتحہ پڑھی گئی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے:-

س مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج عند الشوافع والمالکیہ:-

نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھ سکتے ہیں۔

دلیل:-

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کیا گیا تھا:-

عند الاحناف:-

مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا جائز نہیں:-

Date 23.8-19

دلیل :-

عن أبي هريرة : قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی میت فی المسجد فلا شئ له :-

"باب الصلاۃ علی المیت بعد ما یدفن"

س غائبانہ نماز جنازہ مشروع ہے یا نہیں ؟

ج عند الشوافع والحنابلہ :-

غائبانہ نماز جنازہ اسلام میں مشروع ہے :-

دلیل :-

عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ . فخرج بھم إلی المصلی . فصف بھم وکبر علیہ أربع تکبیرات :-

عند الاحناف والمالکیہ :-

غائبانہ نماز جنازہ مشروع نہیں ہے :-

دلیل :-

عن عمران بن حصین :-

فقاموا وصفوا خلفہ وھم لا یظنون إلا أن جنازتہ بین یدیہ :-

"باب ما روی أن المیت یعذب ببکاء الحی"

س کیا زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے ؟

عند الاحناف :-

کسی بھی زندہ کے رونے کے سبب مردہ کو عذاب

Date 23.8.19

نہیں ہوتا ہے:۔

دلیل:۔

عن عمرۃ ابنۃ عبد الرحمن أنھا أخبرتہ أنھا سمعت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا زوج النبی علیہ السلام وذکر لھا أن عبد اللہ بن عمر یقول: إن المیت یعذب ببکاء الحی، فقالت عائشۃ: یغفر اللہ لابن عمر، أما إنہ لم یکذب ولکنہ نسی أو أخطأ، إنما مر رسول اللہ علیہ السلام علی جنازۃ یبکی علیھا، فقال: إنھم لیبکون علیھا، وإنھا لتعذب فی قبرھا:۔

عند البعض:۔

بعض حضرات نے یہ رائے پیش کی ہے کہ یہاں استعمال ہونے والا حرف "ب" حال کیلئے ہے۔ یعنی "جب میت کے اہل خانہ اس پر رو رہے ہوتے ہیں، تو اس وقت میت کو عذاب ہو رہا ہوتا ہے۔

"باب القبر یتخذ مسجدا أو یصلی إلیہ أو یتوسد"

س کیا قبر پر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج عند الشوافع:۔

قبر پر بیٹھنا حرام یا مکروہ ہے:۔

دلیل:۔

قولہ علیہ السلام:۔ لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا إلیھا:۔

عند الاحناف:۔

قبر پر استنجاء کرنے کیلئے بیٹھنا یہ ممنوع ہے۔

دلیل:

من جلس علی قبر یبول علیہ او یتغوط فکأنما جلس علی جمرۃ نار:۔

Date 23.8.19

۲۲

"باب الکنز"

س کنز کی تعریف رقم طراز کریں؟
ج لغوی معنیٰ:۔
مال جمع کرنا:۔
مال کو زمین میں دفن کرنا:۔

اصطلاحی تعریف:۔ کنز اُس مال کو کہتے ہیں کہ جس پر زکوٰۃ واجب تھی لیکن زکوٰۃ نہ دی گئی:۔

۲۳

"باب زکاۃ الفطر"

س صدقہ فطر واجب ہے یا سنت؟
ج ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:۔
صدقہ فطر سنتِ مؤکدہ ہے۔
عند الاحناف:۔
صدقہ فطر واجب ہے:۔

س صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟
ج عند الشوافع:۔
جو ایک دن کی خوراک پر قادر ہو اس پر بھی صدقہ فطر لازم ہے:۔

عند الاحناف والمالکیہ:۔
صاحب نصاب پر صدقہ فطر لازم ہے چاہے مال نامی ہو یا غیر نامی:۔
ہر مسلمان اپنے غلاموں اور بچوں کی طرف سے صدقہ فطر دے گا:۔

۷۸۶

Date 23-8-19

"باب القران بین الحج والعمرۃ"

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
صددت	بھیج دیا گیا	صنعنا	وہی کام کرنا لگا
البیداء	مقام کا نام	ثائر	بکھرے ہوئے بالوں
ضفرت	مینڈھیاں	طفت	طواف کرتے ہو
تطایر	اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو کاٹ دو		

س حج کی اقسام بیان کریں نیز کونسا حج افضل ہے؟

ج اقسام الحج:۔

حج کی "3" اقسام ہیں:۔

۱۔ حج قران 2۔ حج افراد 3۔ حج تمتع

حج قران سے مراد:۔

حج اور عمرہ دونوں کا ایک احرام ساتھ باندھے:۔

حج افراد سے مراد:۔

صرف حج کا احرام باندھے:۔

حج تمتع سے مراد:۔

عمرے کا احرام باندھ کر مکہ چلا جائے عمرہ کرنے کے بعد وہ احرام کھول دے اور پھر ترویہ کے دن وہ حج کا احرام باندھے:۔

عند الاحناف:۔

حج قران افضل ہے:۔

دلیل:۔

خود سرکار علیہ السلام نے حج قران ادا فرمایا۔

دلیل:۔

اس میں دو عبادات اکٹھی ہیں:۔

۱۔ عمرہ 2۔ حج:۔

Date 23.8.19

عند الشوافع والمالکیہ:-

حج افراد افضل ہے:-

دلیل:-

اسلئے کہ سرکار علیہ السلام نے اوّلاً اسکو اختیار فرمایا۔

عند الحنابلہ:-

حج تمتع افضل ہے:-

دلیل:-

لکونہ علیہ السلام تمناہ بقولہ "لولا أنی سقت الھدی لأحللت":-

"باب النکاح بغیر الولی"

س کیا نکاح کیلئے ولی کی اجازت ضروری ہے؟

ج عند الشوافع والحنابلہ:-

ولی کی اجازت ضروری ہے۔

بغیر اجازت کے نکاح درست نہیں ہوگا۔

دلیل:-

عن عائشہ:- أیما امرأۃ نکحت نفسھا بغیر إذن ولیھا، فنکاحھا باطل، فنکاحھا باطل، فنکاحھا باطل:-

عند الاحناف:-

ولی کی اجازت لازمی نہیں ہے۔

دلیل:-

بالغ ہونے کے بعد ہر کوئی اپنے نفس کا خود مالک ہوتا ہے۔ ہاں اگر عورت غیر کفو میں یا کم میں نکاح کرے تو اولیاء کو اجازت ہے کہ وہ اس کا نکاح فسخ کروا سکتے ہیں:-

"واللہ اعلم"

Date 24.8.19

بسم

باب المحرم یتزوج

س: کیا حالتِ احرام میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: عند الاحناف:-

حالتِ احرام والے شخص کا نکاح کرنا درست ہوتا ہے۔

دلیل:-

عن عبداللہ بن عمر:-

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالتِ احرام میں نکاح فرمایا۔

اور اس بات کو عبداللہ بن عباس سے زیادہ کون جانتا ہے۔ کیونکہ آپ تو حضرت میمونہ کے بھانجے ہیں:-

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک:-

حالتِ احرام میں نکاح کرنا درست نہیں ہے۔

دلیل:-

قولہ علیہ السلام:- لا ینکح المحرم ولا یخطب ولا ینکح:-

بسم

"کتاب الضحایا وما یجزئ منھا"

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
فحیلا	طاقتور مینڈھا	أقرن	سینگھ والا
الجذع	آٹھ یا نو ماہ کا بچہ	العرجاء	لنگڑا
العوراء	کانی	العجفاء	لاغر
لا تنقی	گوشت نہ ہو	دف	آئے
الأسقیة	مشکیزہ	تزودوا	توشہ لو
تباھی	باہم فخر	بشظاظ	نوکدار لکڑی
یھنع	کاٹ دیا جاتا ہے	الاوداج	رگوں

Date 24.8.19

س قربانی کرنا واجب ہے یا سنت؟

ج عند الاحناف:۔

قربانی کرنا واجب ہے شہر میں مقیم خوشحال لوگوں پر۔ البتہ مسافر پر قربانی کرنا واجب نہیں ہے:

دلیل:۔

قولہ تعالیٰ:۔ فصل لربک وانحر:۔

عند المالکیہ والشوافع:۔

قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے:۔

دلیل:۔

قربانی کرنا سنت ابراہیمی ہے:۔

اونٹ کی عمر:۔

5 سال:۔

گائے و اسکی ہم جنس کی عمر:۔

2 سال:۔

بکرا و اسکی ہم مثل کی عمر:۔

1 سال:۔

بھیڑ کا بچہ:۔

6 ماہ:۔

س کیا ٹوٹے ہوئے سینگھوں کے جانور کی قربانی جائز ہے؟

ج عند الاحناف والشوافع:۔

ایسے جانور کی قربانی جائز ہے جسکا سینگ ٹوٹا ہوا ہو:۔

دلیل:۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسطرح کا قول منقول ہے:۔

عند المالک:۔

اگر سینگ ٹوٹنے کے ساتھ خون نکل آیا تو قربانی جائز نہیں ہے۔ ورنہ جائز ہے:۔

Scanned by CamScanner

Date 25-8-19

دلیل:۔
حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح کا قول منسوب ہے:۔

س پیدائشی نقص سے کیا مراد ہے؟
ج جانور میں ایسی خرابی ہو کہ جسکی وجہ سے اسکی قیمت اور اسکے گوشت اور چربی میں کمی واقع ہو جائے:۔

س کیا قربانی بندہ نماز عید سے پہلے کر سکتا ہے یا نہیں؟
ج دیہاتی لوگ:۔
دیہات وغیرہ میں عید کی نماز ادا نہیں کی جا سکتی ہے۔ تو یہ نماز عید سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں:۔
وجہ:۔
قربانی کی نسبت عید الاضحیٰ کے دن کی طرف کی گئی ہے اور عید الاضحیٰ کا دن صبح صادق ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اسلئے دیہاتی لوگ عید سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں:۔
شہری لوگ:۔
نماز عید سے پہلے قربانی نہیں کر سکتے۔ اگر کی تو یہ عام ذبح شدہ جانور کہلائے گا:۔
وجہ:۔
شہر میں قربانی کے جواز کیلئے نماز کی ادائیگی کو شرط قرار دیا ہے۔ تو ادائیگی سے پہلے قربانی جائز نہیں:۔

س کس آلے سے جانور ذبح کیا جائے گا؟ مع اختلاف:۔
ج ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:۔
اگر دانت اور ناخن کے علاوہ ہر اس آلے سے جو خون بہا سکتا ہے۔ اس سے قربانی کی تو جائز ہے:۔
دلیل:۔
ابن ابی شیبہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا:۔ ہر وہ آلہ جو خون بہائے مگر دانت اور ناخن

Date 25.8.19

عند الاحناف:
اگر دانت اور ناخن سے جانور ذبح کیا
تو اس طرح کرنے سے جانور ذبح ہو جائے گا۔

دلیل:
حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ہر وہ آلہ جو خون بہا دے۔

س: بکری میں کتنے حصے ہو سکتے ہیں؟
ج: عند الاحناف:
بکری میں صرف ایک ہی حصہ ہوگا
ایک سے زائد کی نیت کی تو کسی کی قربانی نہیں ہو گی۔

وجہ:
بکری، اونٹ اور گائے میں سے ہر ایک کے
اندر اسکا اپنا ایک ہی خون ہوتا ہے تو قیاس تو یہ ہے کہ
جب کسی جانور کا خون ایک ہو تو قربانی بھی ایک شخص
کی طرف سے ہونی چاہیے۔
جب گائے اور اونٹ وغیرہ
میں حدیث کی صراحت آ گئی تو اسکے حکم میں تبدیلی
آ گئی۔ وہ یہ کہ سات کی شرکت جائز ہو گئی
جبکہ بکری کے بارے میں کوئی صراحت نہیں آئی تو یہ
قیاس کے پیش نظر ایک ہی کی طرف سے ہو گی۔

"باب الذبائح"

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
شظاظ	نوکدار لکڑی	منسر وعین	کاٹ دیتی ہے

س: ناخن اور دانت سے ذبح کرنے کا کیا حکم ہے؟ مع اختلاف
ج: عند الاحناف والمالکیہ:
اگر ناخن اور دانت جسم سے الگ
ہیں تو اس صورت میں ذبح کرنا درست ہوگا۔ ذبیحہ حلال ہوگا

Date 29.8.19

دلیل:-

قولہ علیہ السلام:- ہر وہ آلہ جو خون بہا دے:-

عند الشوافع والحنابلہ:-

دانت و ناخن سے ذبح کیا ہوا

جانور مردہ ہے:-

دلیل:-

قولہ علیہ السلام:- جس نے خون بہایا اور اللہ کا نام لیا، تو تم وہ ذبیحہ کھاؤ۔ جو دانت یا ناخن سے نہ ہو:-

"کتاب البیوع فی التجارات والسلم"

باب بیع العرایا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خرص	اندازے کے ساتھ	یطعم	ھبہ کرے
یلقط	لیتا ہے	یتجاوز	اجازت ہے
صرام	پھلوں کے توڑنے کے وقت	نخلۃ	کھجور کا درخت

س: بیع عرایا کی تعریف بیان کریں اور اسکا حکم مع اختلاف رقمطراز کریں؟

ج: عرایا کا مطلب:-

کھجور کا وہ درخت ہے جسکے کچھ پھل کو ہبہ کر دیا گیا ہو:-

عرایا کی صورت:-

اس کی صورت یہ ہے کہ باغ کا مالک کچھ کھجوریں کسی کو ہبہ میں دے دے۔ پھر موھوب لہ باغ میں آنا شروع کر دے۔ واھب کو موھوب لہ کا باغ میں آنا جانا گراں گزرے تو اسکیلئے جائز ہے کہ وہ کھجوریں موھوب لہ سے اندازے کے ساتھ خریدے اور اس کے بدلے میں واھب موھوب لہ کو کھجوریں کاٹنے وقت خشک کھجوریں دے دے:-

بیع عرایا کا حکم:-

بیع عرایا جائز ہے:-

Date 14.9.2019

دلیل:-

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ سرکار علیہ السلام نے صاحب عرایہ کو اندازے کے ذریعے بیع کرنے کی اجازت عطا فرمائی:-

عند المالک:-

بیع عرایا صرف ھبہ کی ایک قسم ہے۔ اس بیع محض صورت کے اعتبار سے کہا جائے گا۔ اور بیع عرایا "پانچ اوسق" یا "پانچ سے کم اوسق" میں جائز ہے:-

عند الشوافع و الحنابلہ:-

ان کے نزدیک حقیقۃً بیع ہے۔

اور بیع عرایا "پانچ اوسق سے کم" میں جائز ہوگی۔ "پانچ اوسق" میں جائز نہیں ہوگی:-

عند الاحناف:-

اگر بیع عرایا سے "بیع" مراد لی جائے تو یہ جائز نہیں ہے اگر اس سے "ھبہ" مراد لیا جائے تو یہ بالکل جائز ہے:-

ختم

"باب ما یکرہ من بیع الثمار قبل أن یبدو صلاحھا"

الفاظ	معنیٰ	الفاظ	معنیٰ
ینجو	محفوظ ہو	العاھۃ	آفات
لا ینبغی	مناسب نہیں ہے	یحمر	سُرخ
یصفر	پیلا	کفری	ابھی پیدا ہوا

س: پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان پھلوں کی بیع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بیان کریں مع اختلاف۔

ج: پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان پھلوں کی بیع کرنے کی "3" صورتیں ہیں:- جو کہ درج ذیل ہیں:-

پہلی صورت:-

مشتری ان پھلوں کو اس شرط پر خریدے کہ پھل درخت پر ہی رہیں گے پکنے کی مدت تک:-

تو اس صورت میں ائمہ اربعہ میں اختلاف ہے۔

Date 15-9-2019

عند الأئمۃ ثلاثۃ :-

اس طرح بیع کرنا باطل ہے :-

دلیل :-

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ :- کہ سرکار علیہ السلام نے بائع اور مشتری کو پھلوں کی بیع اُنکی صلاحیت ظاہر کرنے سے پہلے منع فرمایا :-

عند الاحناف :-

اس طرح بیع کرنا باطل ہے :-

دلیل :-

اس سے غیر کی ملکیت میں تصرف پایا جاتا ہے جو کہ درست نہیں ہے :-

دوسری صورت :-

مشتری پھلوں کو خریدے اس شرط پر کہ وہ پھلوں کو فوراً توڑے گا :-

اس طرح بیع کرنے کا حکم ؟

حکم :-

مذکورہ صورت میں بیع کرنا باتفاق جائز ہے :-

دلیل :-

اس صورت میں پھلوں کے ضائع ہونے کا خطرہ لاحق نہیں ہوتا :- اسلئے جائز ہے :-

تیسری صورت :-

مشتری مطلقاً پھلوں کی بیع کرے اور اس میں کسی طرح کی شرط نہ لگائے :-

اس صورت میں اختلاف ہے -

عند الأئمۃ ثلاثۃ :-

اس طرح بیع کرنا جائز نہیں ہے :-

دلیل :-

عن ابن عمر أن رسول اللہ علیہ السلام نھی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحھا، نھی البائع والمشتری :-

عند الاحناف :-

مذکورہ صورت کے مطابق بیع کرنا جائز ہے :-

Date 15-9-19

دلیل:-
مشتری مسلمان ہے۔ اور اسے پتہ ہے کہ پھل درختوں پر لگے رہنے سے غیر کی ملکیت میں تصرف ہوگا۔ جو کہ جائز نہیں ہے تو اسکی نیت یہی ہوگی کہ فوراً پھلوں کو توڑ لو۔ تو اسکی نیت پر محمول کرتے ہوئے بیع کو جائز قرار دے دیا جائے گا:-

س: پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہو جائے "ظہورِ صلاحیت" سے کیا مراد ہے بیان کریں مع اختلاف:-

ج: عند الائمہ ثلاثہ:-
اگر پھل میں مٹھاس آ جائے تو یہ پھلوں کے "ظہورِ صلاحیت" ہونے کی علامت ہے:-

عند الاحناف:-
اگر پھل آفات سے محفوظ ہے اور رنگ کر سرخ یا زرد ہو گیا تو یہ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے کی علامت ہے:-

٭

باب الرجل یبیع بعض الثمر ویستثنی بعضہ

س: کیا پھلوں میں کچھ پھل مستثنیٰ کر سکتے ہیں بیع کے اندر؟

ج: عند الشوافع والحنابلہ:-
اگر مستثنیٰ پھل درخت پر لگے ہیں تو جائز نہیں ہے:-

دلیل:-
اسلئے کہ مستثنیٰ منہ مجہول ہے۔ اور جہاں مستثنیٰ مجہول ہو وہاں "مفضی الی المنازعہ" کی صورت ہوگی۔ اسلئے اسطرح کی بیع کرنا جائز نہیں ہے:-

عند الاحناف:-
اگر مستثنیٰ پھل درخت پر لگے ہوئے ہیں تو یہ بیع جائز ہے اور درست ہے:-

دلیل:-
جب مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مجہول ہوں تو بیع کرنا جائز

Date 15-9-19

ہوتی ہے۔ مگر یہاں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہاں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ دونوں معلوم ہیں تو بیع کرنا جائز ہوئی۔
بخلاف حملی اور اطراف حیوان
کے کہ کیونکہ ان کی بیع کرنا جائز ہے:۔

"باب ما یکرہ من بیع التمر بالرطب"

س کیا تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں بیچ سکتے ہیں یا نہیں؟ بیان فرمائیے:۔

ج عند الائمہ ثلاثہ:۔
ان کے نزدیک تر کھجوروں کی بیع خشک کھجوروں کے بدلے میں کرنا جائز نہیں ہے۔ نہ ہی تفاضل کے طور پر اور نہ ہی تماثل کے طور پر اور نہ ہی اُدھار کے طور پر:۔

دلیل:۔
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ جو شخص دو مختلف قسم کی گندم میں سے ایک کو دوسرے کے عوض میں خریدتا ہے تو اس پر سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ ان دونوں میں سے کون سی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ سفید والی:۔ تو حضرت ~~سعد~~ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ اور میں نے سرکار علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ سے تازہ کھجور کے عوض میں خشک کھجور کے بارے میں بیچنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کہ کیا تازہ کھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے۔ تو لوگوں نے جواب دیا۔ جی ہاں:۔ تو آپ نے اس بیع سے منع فرمایا:۔

عند الاحناف:۔
ان کے نزدیک تر کھجوروں کی بیع خشک کھجوروں کے بدلے میں کرنا جائز ہے جب "تماثل اور ہاتھوں ہاتھ مسورہی ہو:۔

Date 15-9-19

دلیل :-

امام اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ خشک کھجور "بذاتہ کھجور ہے ۔ اور کھجور کی بیع کرنا کھجور کے عوض" یہ جائز ہے۔

قولہ السلام :-

التمر بالتمر مثلا بمثل :-

یا خشک کھجور کھجور نہیں ہے ۔ وہ دوسری قسم ہوگی تو اس صورت میں دو مختلف قسموں کی بیع ہوگی جو کہ جائز ہے۔

قولہ السلام :-

اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم :-

باب مالم یقبض من الطعام وغیرہ

س قبل از قبضہ بیع کرنا کا کیا حکم ہے مع اختلاف لکھیئے ؟

ج عند المالک :-

ان کے نزدیک غلہ کے علاوہ تمام تصرفات میں قبل از قبضہ بیع کرنا جائز ہے :-

دلیل :-

احادیث میں جو ممانعت آئی ہے کہ قبل از قبضہ بیع کرنا جائز نہیں یہ مخصوص "غلہ" کے ساتھ ہیں :-

عند الحنابلہ :-

اگر مبیع مکیلی یا موزونی شئ ہے تو اسکی بیع "قبل از قبضہ" کرنا ناجائز ہے ۔ اور اسکے علاوہ تمام اشیاء میں "قبل از قبضہ" بیع کرنا جائز ہے :-

عند الشوافع :-

ان کے نزدیک طعام اور غیر طعام اور تمام اشیاء میں "قبل از قبضہ" بیع کرنا جائز ہی نہیں ہے :-

دلیل :-

احادیث مبارکہ میں "قبل از قبضہ" سے منع کرنا یہ ممانعت تمام اشیاء کو شامل ہے :-

Date 15-9-19

عند الاحناف :-

اگر مبیع غیر منقولہ شئ ہے تو اسکی بیع "قبل از قبضہ" جائز ہے۔ اور اگر مبیع منقولہ ہے تو اسکی بیع "قبل از قبضہ" جائز نہیں ہے :-

دلیل :-

بیع "قبل از قبضہ" اسکی ممانعت کی وجہ یہ تھی کہ "مبیع کے ہلاک ہونے کی وجہ سے بیع فسخ" نہ ہو جائے۔ اور یہ علت "اشیاء غیر منقولی" میں کم پایا جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے ان اشیاء میں بیع "قبل از قبضہ" جائز ہے :

باب الرجل یبیع المتاع أو غیرہ نسیئۃ ثم یقول انقدنی وأضع عنک

س کوئی شخص اپنی چیز اُدھار پہ بیچتا ہے پھر مشتری کو کہتا ہے کہ تم اگر نقد دو گے تو میں قیمت کم کروں گا :- ایسا کرنا کیسا ؟

ج عند الشوافع :-

اگر بائع یا مدیون یہ کہتا ہے کہ نقد رقم تم مجھے دو تو میں رقم کم کرونگا۔ اسطرح کرنا یہ جائز ہے :

دلیل :-

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ :- کہ جب بنی نضیر نے سرکار علیہ السلام سے عرض کی کہ ہمارے لوگوں پر قرض ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :- کہ قرض میں کمی کرو اور جلدی لے لوں :-

عند الاحناف والمالکیہ :-

ان حضرات کے نزدیک بائع کا اسطرح کرنا جائز نہیں ہے :-

دلیل :-

ابو صالح بن عبید بیان کرتے ہیں :- انہوں نے نخلہ کے محلے میں رہنے والوں سے ایک کپڑا اُدھار خریدا، پھر وہ لوگ وہاں سے منتقل ہو کر کوفہ جانے لگے تو انہوں نے

Date 15-9-19

ابو صالح سے کہا: آپ سے نقد ادائیگی کر دیں، انہوں نے اس جو اے سے قیمت میں کمی بھی کر دی۔ تو ابو صالح نے حضرت زید بن ثابت سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا:- میں تمہیں یہ ہدایت نہیں دوں گا، تم اسے کھاؤ یا اسے کھلاؤ (یعنی یہ درست نہیں ہے)

"باب الرجل یشتری الشعیر بالحنطہ"

س: جو شخص گندم کے عوض جو خریدے اسکا کیا حکم ہے؟ مع اختلاف:-

ج: عند المالکیہ:-

گندم کی بیع "جو" کے بدلے میں کمی بیشی کے ساتھ کرنا یہ جائز نہیں ہے۔ اگر برابر برابر بیع کر رہا ہے تو تو جائز ہے:-

دلیل:-

حدیث مذکور میں ان میں کمی بیشی بیع کے وقت جائز نہیں ہے۔ لہذا اتحاد جنس کے بجائے اتحاد منفعت وجہ رکھی جائے۔ دونوں اشیاء میں ایک منفعت ہو۔ لہذا ان میں کمی بیشی اور اُدھار کے ساتھ بیع جائز نہیں۔ مگر برابر برابر جائز ہے۔

عند الاحناف:-

گندم کو "جو" کے بدلے میں کمی بیشی کے ساتھ بیع کرنا جائز ہے:-

دلیل:-

عن عبادۃ بن صامت:- قال سرکار علیہ السلام:-

سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک برابر اور نقد یعنی ہاتھوں ہاتھ ہو۔ پھر جب ان اشیاء کی جنس مختلف ہو جائے تو تم جیسے چاہو لین دین کرو جبکہ وہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

Date 15-9-19

س	سود کی علت بیان کریں مع اختلاف ؟
ج	عند المالکیہ :-

ادخار "و" اقتیات "و" طعم :-

عند الشوافع :-

طعم "و" ثمنیہ :-

عند الاحناف :-

قدر "و" جنس :-

"باب الرجل یبیع الطعام نسیئہ ثم یشتری بذلک الثمن شیئا آخر"

س	جب کوئی شخص گندم کو بطور ادھار کے بیچتا ہے پھر اسکی قیمت کے بدلے کوئی دوسری چیز لے سکتا ہے یا نہیں ؟ بیان کریں :-
ج	عند المالکیہ :-

جب کوئی شخص کسی کو ادھار پر غلہ بیچتا ہے پھر ثمن کے بدلے کوئی اور شئ لے لے تو یہ مکروہ ہے :-

دلیل :-

عن ابی الزناد :- کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی بندہ طے شدہ مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر سونے کے عوض میں غلہ فروخت کر دے اور پھر اس سونے کو قبضہ میں لینے سے پہلے اسکے عوض میں کھجور لے لے :-

عند الاحناف :-

مذکورہ صورت میں بائع ثمن کے بدلے کوئی اور چیز لے سکتا ہے۔ اسطرح کرنا جائز ہے :-

دلیل :-

یہاں پر ثمن کے بدلے بیع ہو رہی ہے۔ اور ثمن میں ہلاک ہونے کا خوف نہیں ہوتا۔ لہذا ایسا کرنا جائز ہے۔ اور درست ہے :-

Date 15-9-2019

باب ما یکرہ من النجش و تلقی السلع

س: بیع نجش اور تلقی سلع کی تعریف بیان کریں مع حکم بھی تحریر کریں؟

ج: بیع نجش سے مراد:- سوداگروں کے قافلے کو منڈی تک پہنچنے سے پہلے پہلے اُن سے سامان خرید لینا۔ پھر منڈی میں لاکر زیادہ قیمت میں بیچنا:-

تلقی سلع سے مراد:- مصنوعی بولی لگائے تاکہ دوسرا شخص اس بات کو سن لے اور اُسکے بھاؤ کے مطابق اس چیز کو خریدے۔

ان کے حکم میں اختلاف ہے:

عند المالکیہ و الحنابلہ:- نجش و تلقی سلع مطلقاً ناجائز ہے۔ مگر نجس والی بیع ہوجانے کے بعد "یہ بیع فاسد" ہوگی:

عند الشوافع والاحناف:- ان حضرات کے نزدیک بیع ہوجائے گی مگر نجش کرنے والا گناہ گار ہوگا:-

دلیل:- عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ علیہ السلام نھی عن تلقی السلع حتی تھبط الأسواق و نھی عن النجش:-

باب الرجل یسلم فیما یکال

س: بیع سلم کی تعریف بیان کریں اور مکیلی و موزونی اشیاء میں سلم کرنے کا حکم بیان کریں؟

Date 15.9.19

ج بیع سلم کی تعریف :-
ایسی بیع جس میں ثمن نقد دیا جاتا ہے
اور مبیع بعد میں دی جاتی ہے :-
بیع سلم کا حکم :-
عند الشوافع :-
بیع سلم "حاضر" اور "غیر حاضر" اشیاء اور حالی
اور "مقررہ مدت" سب میں جائز ہے۔ اگرچہ میعاد ذکر
نہ کیا ہو :-
دلیل :-
مبیع کو سپرد کرنا ممکن ہے اور اس پر قادر ہے۔
کیونکہ اس نے ثمن وصول کر لیا ہے :-

عند الاحناف والحنابلہ :-
بیع سلم "حاضر اشیاء" میں جائز
نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں میعاد مقررہ کی شرط لگانا واجب
ہے۔ اگر میعاد مقررہ نہ کیا تو "بیع سلم" جائز نہیں :-
دلیل :-
حضور علیہ السلام نے فرمایا :-
جو بیع سلم کرنا چاہے وہ معلوم
پیمانہ یا معلوم وزن میں معلوم مدت تک کرے :-

باب بیع البراءۃ

س بیع براءت کی تعریف اور اس کا حکم بیان کریں؟
مع اختلاف :-
ج بیع براءت کی تعریف :-
بائع اس شرط کے ساتھ بیع کرے کہ
وہ ہر عیب سے بری ہے :-
بیع براءت کا حکم :-
عند الشوافع :-
اگر بائع نے اس طرح براءت کا اظہار کیا کہ مبیع

Date 15-9-19

میں عیب کو بیان کر دیا گیا۔ اسکو عیب کی خبر نہ تھی تو ان دونوں صورتوں میں وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور اگر اسے عیب کی خبر تھی مگر اس نے مشتری کو نہ بتایا اور بری الذمہ ہونے کی شرط لگا لی تو وہ بری الذمہ نہ ہوگا:۔

دلیل:۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بری الذمہ ہونے کی شرط کے ساتھ غلام بیچا۔ حالانکہ اس میں عیب تھا جسے انہوں نے بیان نہ فرمایا۔ جب مشتری نے یہ مقدمہ حضرت عثمان غنی کے سامنے پیش کیا تو آپ نے عبد اللہ بن عمر کو قسم اٹھانے کیلئے کہا۔ جب وہ نہ مانے تو عثمان نے مبیعہ کی واپسی کا فیصلہ فرما دیا:۔

عند الاحناف:۔

اگر بائع نے یہ کہا کہ مبیع تمہارے سامنے ہے اس میں اچھی طرح دیکھ بھال کر لو بعد میں کسی عیب کے نکلنے کا میں ذمہ دار نہ ہوں گا تو اب میں بری الذمہ ہو جائے گا

دلیل:۔

حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہر عیب سے بری الذمہ ہونے کی شرط کے ساتھ بیع کو جائز قرار دیتے تھے:۔

باب بیع الغرر

س بیع غرر کی تعریف لکھیئے اور اسکا حکم بھی بیان کریں مع اختلاف:۔

ج لغوی معنی:۔

دھوکا دینا ہے۔

اصطلاحی تعریف:۔

جس میں کسی بھی حوالے سے فریقین میں سے کوئی بھی ایک شخص دوسرے کو دھوکا دے رہا ہو:۔

Date 15-9-19

عند المالک :-

اگر بیع معلوم مدت تک ہو اور اسکی صفات بھی مختلف ہوں تو ایسی بیع جائز ہے۔ ورنہ ناجائز ہے۔

عند الشوافع :-

حیوان کی بیع کو مطلقاً جائز قرار دیتے ہیں:

دلیل :-

حضور علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ وہ ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ خریدیں معلوم مدت تک :-

عند الاحناف :-

زیادتی کو مطلقاً ناجائز قرار دیتے ہیں :-

دلیل :-

قولہ تعالیٰ :- وحرم الربوٰ :-

"باب بیع المزابنۃ"

س بیع مزابنہ اور محاقلہ کی تعریف اور اسکا حکم لکھیے؟ مع تفصیل :-

ج مزابنہ کی تعریف :-

درخت پر لگی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض بیع کرنا :-

اسی طرح انگوروں کو خشک انگوروں کے بدلے میں بیع کرنا :-

محاقلہ کی تعریف :-

خوشوں میں موجود دانے کو گندم کے عوض کسی پیمانے کے ساتھ بیع کرنا :-

حکم :-

جمہور فقہاء کے نزدیک دونوں بیع ناجائز ہیں :-

Date 15-9-19

دلیل:-
سرکار علیہ السلام نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا:-

"باب شراء الحیوان باللحم"

س حیوان کی بیع گوشت کے عوض ہو تو کیا حکم ہے؟ مع اختلاف؟

عند المحمد:-
حیوان کی بیع گوشت کے عوض کرنا یہ جائز نہیں ہے:-

دلیل:-
سرکار علیہ السلام نے حیوان کی گوشت کے ساتھ بیع کو ممنوع فرمایا:-

عند الامام الاعظم:- اسکو جائز قرار دیتے ہیں:-

وجہ:-
یہاں دونوں میں اگرچہ جنس موجود ہے لیکن قدر موجود نہیں لہذا تفاضل جائز ہے۔ لیکن اُدھار جائز نہیں:-

عند الائمہ ثلاثہ:-
حیوان کی بیع اسی کی جنس کے گوشت کے عوض کرنا یہ جائز نہیں ہے:-

دلیل:-
عن ابی صدیق:- بیشک سرکار علیہ السلام نے گوشت کی بیع حیوان کے عوض کرنے سے منع فرمایا:-

(واللہ اعلم)

۷۸۶

Date 19.9.19

"کتاب الصرف"

"ابواب الربا"

س: بیع صرف کی تعریف اور اسکے صحیح کیلئے کیا شرط ہے؟ وہ تحریر کریں:۔

ج: تعریف الصرف:۔
ثمن کی ثمن کے بدلہ بیع کرنا:۔
صحیح ہونے کیلئے شرط:۔
بیع صرف صحیح ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ بیع ہاتھوں ہاتھ ہو اور زیادتی نہ ہو:۔

س: "ربا" یعنی "سود" کی تعریف قلم بند فرمائیے؟

ج: تعریف الربو:۔
لغوی معنی:۔ کسی چیز کا بڑھ جانا:۔
اصطلاحی تعریف:۔
"ربا" اُس زیادتی کا نام ہے جو عقد معاوضہ میں عاقدین میں سے کسی ایک کیلئے اصل عقد میں مقرر کی جائے:۔

۷۸۶

"باب الربا فیما یکال أو یوزن"

س: مکیلی اور موزونی اشیاء میں سود کس طرح ہوگا؟ بیان فرمائیے بالتفصیل:۔

ج: سرکار علیہ السلام کے زمانے میں لین دین کرتے ہوئے "2" پیمانوں کا اعتبار ہوتا تھا:۔

1۔ کیل:۔ جیسے:۔ گندم یا چاول وغیرہ
2۔ وزن:۔ جیسے:۔ سونا یا چاندی وغیرہ

اب اگر کوئی شخص ایک ہی جنس سے تعلق رکھنے والی اشیاء کا لین دین کرے تو اضافی ادائیگی ممنوع ہے۔ خواہ ایک

Date 19.9.19

طرف اصلی چیز کی عمدہ قسم موجود ہو اور دوسری طرف کم عمدہ قسم موجود ہو:۔

اصول:۔

عند الاحناف اصول یہ ہے کہ مکیلی یا موزونی ہونے کا معیار یہ ہے کہ جن اشیاء کے مکیلی یا موزونی ہونے کا ذکر بطور نص ہو۔ وہ اسی قبیل سے شمار ہوگی۔ خواہ کسی دور میں ان کا کسی اور طریقے سے لین دین ہوتا ہو:۔

"باب الرجل یکون علیہ الدین فیقضی أفضل مما أخذہ"

س مقروض کا قرضے میں زیادہ چیز دینے کا کیا حکم ہے؟ تحریر کریں:۔

ج کوئی شخص کسی کو قرض دیتا ہے تو مدیون دائن کو واپس اُتنی ہی رقم دے گا۔

اگر دائن، مدیون سے زیادہ رقم لینے کا مطالبہ کرے یا زیادہ رقم لینے کی شرط لگائے۔ تو زیادتی "یہ ربو" کہلائے گی۔

اگر مقروض، دائن کو بطور شکریہ کے زائد رقم دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ یہاں مقروض نے اپنی خوشی سے زیادہ رقم دی ہے:۔

"باب ما یکرہ من قطع الدراھم والدنانیر"

س دراھم اور دینار میں سے کاٹنے کا کیا مطلب ہے اور ایسا کرنا کیسا؟

ج کاٹنے کا مفہوم یوں ہے کہ کھرے سکہ میں کچھ کھوٹ ملا دینا۔ اور کھوٹ کے برابر اس میں سے اصل "سونا" یا "چاندی نکال

Date 19.9.19

لینا یہ بھی دھوکا کی صورت ہے۔ تو یہ "فساد فی الارض" کا سبب بنے گا۔ اسلئے اس سے منع کیا گیا :-

امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ دراھم یا دینار میں سے کچھ کاٹ لینے سے منع کیا لیکن اگر اس کاٹنے میں کوئی منفعت یا مصلحت ہو تو پھر وہ اسکے جواز کے قائل ہیں :-

"باب المعاملۃ والمزارعۃ
فی النخل والأرض"

س بیع مزارعت کی تعریف اور اسکا حکم بیان کریں؟ بالتفصیل :-

ج تعریف المزارعۃ :-

زمین ایک شخص کی ملکیت ہو۔ اور اس زمین پر کام دوسرے بندے کا ہو :-

مزارعت کی "3" صورتیں ہیں :- جو کہ درج ذیل ہیں :-

پہلی صورت :-

زمین کا مالک، مزارع سے شرط لگائے کہ اس زمین میں اتنی پیداوار میری ہوگی۔

یہ صورت "بالاجماع" باطل ہے :-

وجہ :- ممکن ہے کہ اتنی پیداوار بھی نہ ہو۔

دوسری صورت :-

زمین کا مالک، مزارع سے کہے کہ زمین کے فلاں حصے کی پیداوار میری ہوگی۔ اور بقیہ حصے کی پیداوار تمہاری ہوگی :-

یہ صورت بھی "بالاجماع" باطل ہے :-

تیسری صورت :-

زمین کا مالک، مزارع سے کہے کہ زمین سے جو پیداوار ہوگی۔ اس کا ایک مخصوص حصہ میرا ہوگا۔ اور بقیہ

Date 19.9.19 صورت میں

تمہارا ہو گا۔ اس اختلاف ہیں:

عند الصاحبین:-

اسطرح کرنا جائز ہے:

دلیل:-

سرکار علیہ السلام نے اہل خیبر سے نصف پیداوار پر معاملہ فرمایا:-

عند الامام اعظم:-

اسطرح کرنا جائز نہیں ہے:

دلیل:-

سرکار علیہ السلام نے "مخابرہ" سے منع فرمایا۔ اور "مخابرہ" "مزارعت" کا نام ہے:

"باب إحياء الارض باذن الإمام أو بغير إذنه"

س: بنجر زمین کو آباد کرنے کا کیا حکم ہے؟ بالتفصیل بیان فرمائیے:

ج: بنجر زمین کو آباد کرنے کی 3 صورتیں ہیں:-

پہلی صورت:-

ایسی زمین ہو جہاں تک پانی نہ پہنچتا ہو۔

دوسری صورت:-

ایسی زمین ہو جو پانی زیادہ ہونے کی وجہ سے بنجر ہو گئی:-

تیسری صورت:-

وہ زمین جو قدیم زمانے سے بنجر ہو۔ اور "زیر کاشت" نہ رہی ہو:-

س: کیا بنجر زمین کو آباد کرنے والے اس زمین کا مالک ہو گا یا نہیں؟ بیان کریں:-

ج: بنجر زمین کو آباد کرنے والا اس زمین کا مالک ہو گا یا نہیں اس

Date 19.9.19

میں اختلاف ہے :۔ اختلاف درج ذیل ہے :۔

عندالصاحبین :۔

بنجر زمین کو آباد کرنے والا اُس زمین کا مالک ہوگا۔ چاہے حاکم کی اجازت ہو یا اجازت نہ ہو :۔

دلیل :۔

قولہ السلام "من احیی ارضا میتۃ فھی لہ"

صاحبین اس حدیث کے ظاہر پر محمول کیا :۔

عندالامام صاحب :۔

اگر حاکم کی اجازت ہے تو مالک ہوگا۔ اگر اجازت نہیں ہے تو مالک نہیں ہوگا :۔

دلیل :۔

قولہ السلام "من احیی ارضا میتۃ فھی لہ"

امام صاحب فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں امام یعنی حاکم کی اجازت ہونا سمجھ آرہا ہے :۔

"تمت بالخیر"

راہِ علم کا سفر آسان نہیں مگر شوق کی سواری پاس ہو تو دشواریاں منزل تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنتیں

نوٹ :۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ اس تحریر کو شرف قبولیت سے نوازے۔ اور اسکی غلطیوں کو معاف فرمائیے :۔ (آمین بجاہ النبی الامین علیہ السلام)

(19.09.2019)
(بروز بدھ)